www.iqbalkalmati.blogspot.com

غزالاں تو واقف ہو!

اداجعفری

www.iqbalkalmati.blogspot.com

غزالاں تم تو واقف ہو

ادا جعفری

غالب پبلشرز، لاہور

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جملہ حقوق بحقِ مصنفہ محفوظ ہیں

ناشر : اسد اللہ غالب

غالب پبلشرز، پوسٹ بکس نمبر ۹۰۷، لاہور

دوسرا ایڈیشن : ستمبر ۱۹۸۲ء

مطبع : کیپٹن پرنٹرز، لاہور

کتابت : عبدالحمید بھٹی

قیمت : ۳۶ روپے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

عامر، عزمی،

صبیحہ اور زبیر

طلوعِ رنگ و دل آویزیٔ بہار کے نام
محبتوں کے ہر اک خواب و اعتبار کے نام
نئی سحر کے سفیرانِ ذی وقار کے نام

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سازوبرگ

- انتساب ۵
- مسجدِ اقصیٰ ۱۳

سنہ ۱۹۶۸ء

- رنگ کے روپ ہزار ۲۱
- آگے حریمِ غم سے کوئی راستہ نہ تھا ۲۵
- آج بھی ۲۷
- اے مصحفِ سادہ ۲۹
- مطلوب زندگی کو ابھی امتحاں نہیں ۳۲
- پھول صحراؤں میں کھلتے ہوں گے ۳۴
- مزاج دمرتبۂ چشمِ نم کو پہچانے ۳۶
- آپلہ پا ۳۸
- دل صندی ہے ۳۹
- وہ اعتمادِ خوئے ستم بھی بہانہ ساز ۴۱
- کہتے ہیں کہ اب ہم سے خطا کار بہت ہیں ۴۳
- کوئی آئینہ ۴۵
- سوادِ شب ۴۹

www.iqbalkalmati.blogspot.com

○ جی نہ چاہا اسے بھلانے کو ۵۳

○ الفتح ۵۵

سفر نامہ

○ صنم کدوں کی سرزمیں ۶۱

○ رسمِ تعارف ۶۳

○ تضادِ رنگ ۶۶

○ زخمِ تماشا ۶۹

○ دید کا لمحہ ۷۲

سنہ ۱۹۶۹ء، سنہ ۱۹۷۰ء

○ ابھی تو شب خوں نہیں ہوا ہے ۷۷

○ گفتار میں بے ساختہ پن اب بھی وہی ہے ۸۱

○ یہ حکم ہے، تری راہوں میں دوسرا نہ ملے ۸۳

○ اوروں سے داستانِ بہار و صبا کہیں ۸۵

○ میری مجبورِ وفا ۸۷

○ لہو لہو راستے ۸۸

○ کس کس نے ساتھ چھوڑ دیا دھوپ چھاؤں میں ۹۱

○ گواہی ۹۳

www.iqbalkalmati.blogspot.com

○ نازِ وفا کا بت بھی ہمیں توڑنا پڑا ۹۵

سنہ ۱۹۷۱ء، سنہ ۱۹۷۲ء

○ ناپشیماں ۹۹
○ حدودِ ذات کے صحرا میں کیوں گنواؤ مجھے ۱۰۵
○ نہ بام و دشت نہ دریا نہ کوہسار ملے ۱۰۷
○ شبِ چراغ آج کہاں سے لاؤں ۱۰۹
○ کیوں ۱۱۱
○ آرزو صبا جیسی پیرہن گلوں سا تھا ۱۱۴
○ کوئی پیماں نہیں ۱۱۶
○ تو جانتا ہے ۱۱۹
○ آج کی رات کتنی تنہا ہے ۱۲۱
○ دلوں کی راکھ غبارِ جبیں کی بات کرو ۱۲۳
○ کفارہ ۱۲۴

سنہ ۱۹۷۳ء

○ اے شہرِ عزیزاں ۱۲۷
○ وہی ناصبوریٔ آرزو وہی نقشِ پا وہی جادہ ہے ۱۳۱
○ دل پر جمالِ زخم کا احساں کوئی تو ہے ۱۳۳
○ ہم نے بھلا کس سے کہا ۱۳۵

www.iqbalkalmati.blogspot.com

- دلوں کی عرضِ تمنا کو اور کیا کہنا ۱۳۷
- گلوں کو چھو کے شمیم دعا نہیں آئی ۱۳۹
- جو مہرباں الفاظ تھے کس نے سنے کس نے کہے ۱۴۱
- اَن جانے گگن کا نام نہ لو ۱۴۳
- تم نے ایسا کیوں سوچا تھا ۱۴۶
- کہ دے اُٹھے جو اشک تو حسنِ بیاں کہوں ۱۴۸
- اندازِ نقشِ پا ۱۵۰
- دوسرا قدم ۱۵۲
- رخصت ۱۵۴
- کہتے ہیں ۱۵۷
- آنکھوں میں روپ صبح کی پہلی کرن سا ہے ۱۵۹
- دیوار ۱۶۱
- اندھیرا اتنا بڑھا کہکشاں اتر آئی ۱۶۲
- بلاوا ۱۶۴
- خود اپنی ذات سے ہیں شناسائیاں تو ہیں ۱۶۷
- نگاہ اوٹ رہوں، کاسۂ خبر میں رہوں ۱۶۹
- اپنا صحرا بھی ساتھ ہی لائی ۱۷۱
- غزالاں تم تو واقف ہو ۱۷۳

www.iqbalkalmati.blogspot.com

منم کہ باجگرِ تشنہ می نوردم راہ
بہ وادیٔ کہ خضر کوزہ و عصا انداخت

(غالبؔ)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مسجدِ اقصیٰ

ایسا اندھیر تو پہلے نہ ہُوا تھا لوگو!
لَو چراغوں کی تو ہم نے بھی لرزتے دیکھی
آندھیوں سے کبھی سورج نہ بجھا تھا لوگو!
آئینہ اتنا مکدّر ہو کہ اپنا چہرہ
دیکھنا چاہیں تو اغیار کا دھوکا کھائیں
ریت کے ڈھیر پہ ہو محملِ ارماں کا گماں
منزلیں کاسۂ دریوزہ گری بن جائیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

قافلے لٹتے ہی رہتے ہیں گزرگاہوں میں
لُوٹنے والوں نے کب عزمِ سفر بھی لُوٹا؟

دجلۂ خوں تو نئی بات نہیں ہے، یہ کہو
وہ جو ڈوبا ہے، سفینہ ہے کہ ساحل ڈوبا

جادۂ شوق کہ ہے مسجدِ اقصیٰ پہلے
دل بھی قبلہ ہے، یہ قبلہ نہ ڈھہا تھا پہلے

نامناسب تو نہ تھا شعلہ بیاں بھی ہوتے
تم مگر شعلہ بہ دل، شعلہ بہ جاں بھی ہوتے

تم تو خورشید بکف تھے سرِ بازارِ وفا
کیوں حریفِ نگہِ چشمِ تماشا نہ ہوئے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کس کی جانب نگراں تھے کہ لگی ہے ٹھوکر
تم تو خود اپنے مقدّر کی عناں تھامے تھے
اس صحیفے میں ندامت کہیں مفہوم نہ تھی
اس خریطے میں ہزیمت کہیں مرقوم نہ تھی
رَن سے آتے تھے تو باطبلِ ظفر آتے تھے
ورنہ نیزوں پہ سجائے ہوئے سر جاتے تھے
مِٹ نہ پائے تھے بگولوں سے نقوشِ کفِ پا
ان رہوں میں ہیں رسولوں کے نقوشِ کفِ پا
محترم ہے مجھے اس خاک کا ذرّہ ذرّہ
ہے یہاں سرورِ کونینؐ کے سجدے کا نشاں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اِس ہوا میں مرے آقا کے نفس کی خوشبو
اِس حرم میں مرے مولا کی سواری ٹھہری
اِس کی عظمت کی قسم ارض و سما نے کھائی
تم نے کچھ قبلۂ اوّل کے نگہبان! سنا؟
حرمتِ سجدہ گہِ شاہ کا فرمان سنا؟
زندگی مرگِ عزیزاں کو تو سہہ جاتی ہے
مرگِ ناموس مگر ہے وہ دہکتی بھٹی
جس میں جل جائے تو خاکسترِ دل بھی نہ ملے
اور تپ جائے تو کُندن ہے وجودِ انساں
پھر یہ پگھلے ہوئے لمحات کراں تا بہ کراں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

آپ مینارۂ انوار میں ڈھل جاتے ہیں
عرش سے خاک نشینوں کو سلام آتے ہیں

خار زاروں کو کسی آبلہ پا کی ہے تلاش
آج پھر رحمتِ یزداں کا سزاوار آئے

وادیٔ گُل سے ببولوں کا خریدار آئے
دلق پوش آئے، غلاموں کا جہاندار آئے

پا پیادہ کوئی پھر قافلہ سالار آئے
ریگ زاروں میں کوئی تشنہ دہن آئے

ہوش والو! کوئی تلقینِ جنوں فرمائے

۱۹۶۰ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۱۹۶۸ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

رنگ کے رُوپ ہزار

کہیں سچّا اُجلا رنگ
کہیں پھیکا پھیکا رُوپ
کہیں چھاؤں رہے کہیں دُھوپ
کبھی زلفوں جیسا جیون بھر کے اندھیاروں کا رنگ
کبھی چاندی جیسی لٹ اور کرنوں جیسا رنگ
کوئی جس کا بھاؤ نہ مول
یہی سُوکھے ہونٹوں ٹوٹے پھُوٹے بول
یہی رنگ رچے ہے ارمانوں کے تول

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کہیں آنکھیں ساون بھادوں
کہیں جیٹھ اساڑھ کی پیاس
کہیں پروائی کی بھینی بھینی پھوار
کہیں اوس بنے کہیں آس
کہیں رنگ جمے اور خوب جمے
کہیں بدلے سو سو بھیس
کبھی اپنا گاؤں کا گاؤں
کبھی گھر آنگن پردیس
رہے رنگ کے روپ ہزار
رنگ کے راز نگاہوں پہ کھُلیں یا نہ کھُلیں
رات کی گود میں ہر آنکھ خمار آلودہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جس طرح رنگِ خزاں رنگِ بہار آلودہ
اجنبی روپ میں گھلتا ہوا پہچان کا رنگ
آئینے آئینے بکھرا ہُوا انسان کا رنگ
رنگ سو جائے تو خوابوں کا اُجالا نہ رہے
غم کو اندازۂ احسانِ تمنّا نہ رہے
دل کے بس میں بھی مداراتِ مسیحا نہ رہے
وحشتِ جاں سے کبھی نامہ و پیغام نہ ہو
پُوری بستی میں کوئی صاحبِ الہام نہ ہو
رنگ وہ زلف کہ چھٹکے تو گھٹا کہلائے
راہ دکھلائیں مہکتے ہُوئے روشن سائے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

فرض ہوتا ہے یہاں اوس کے قطروں سے وضو
رنگ جاگا ہے تو بیدار ہوئے اہلِ سبو
رنگ پختہ ہو تو صحرا میں شہیدوں کا لہو
رنگ سہمے ہوئے ہاتھوں میں عزیمت کا دیا
ڈوبتے چاند سے خورشید کا پیمانِ وفا
رنگ چمکا ہے تو نکھرا ہے فسوں کا رشتہ
رنگ کھو جائے تو کھو جائے جنوں کا رشتہ
آنکھ میں ہے تو بہر رنگ شرار آلودہ
آنکھ سے گر کے مگر رنگ غبار آلودہ

۱۹۶۸ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

○

آ گئے حریمِ غم سے کوئی راستہ نہ تھا
اچھّا ہُوا کہ ساتھ کسی کو لیا نہ تھا

دامانِ چاک چاک گلوں کو بہانہ تھا
دل کا جو رنگ تھا وہ نظر سے چھپا نہ تھا

رنگِ شفق کی دُھوپ کھلی تھی قدم قدم
مقتل میں صبح و شام کا منظر جُدا نہ تھا

کیا بوجھ تھا کہ جس کو اُٹھائے ہُوئے تھے لوگ
مُڑ کر کسی کی سمت کوئی دیکھتا نہ تھا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کچھ اتنی روشنی میں تھے چہروں کے آئنے
دل اُس کو ڈھونڈتا تھا جسے جانتا نہ تھا

کچھ لوگ شرمسار، خدا جانے، کیوں ہُوئے
اپنے سوا ہمیں تو کسی سے گلہ نہ تھا

ہر اِک قدم اُٹھا تھا نئے موسموں کے ساتھ
وہ جو صنم تراش تھا، بُت پوجتا نہ تھا

جس در سے دل کو ذوقِ عبادت عطا ہُوا
اُس آستانِ شوق پہ سجدہ روا نہ تھا

آندھی میں برگِ گُل کی زباں سے ادا ہُوا
وہ راز جو کسی سے ابھی تک کہا نہ تھا

۱۹۶۸ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

آج بھی

ہم نے جانا کہ ہم
اپنے ہر قرض سے اب سبکسار ہیں
ہر تبسّم کی قیمت ادا کر چکے
دل سے عذرِ وفا کر چکے
عزمِ ترکِ حظا کر چکے
اب تو جینے کے ہم بھی سزاوار ہیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اور یہ دل کہ ضدی ہے، نادان ہے
آج کے دور میں
جب خلوص و وفا و محبّت بھی فرمان ہے
آنسوؤں تک کی قیمت ہے، میزان ہے
اور یہ دل —— اسے آج بھی
ایک بے ساختہ، بے محابا تبسّم کا ارمان ہے

۱۹۶۸ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اے مصحفِ سادہ...

اے مصحفِ سادہ کوئی فرمانِ تمنّا!
اب رسمِ مدارات، دعائیں نہ سبیلیں
کافی ہیں نگاہوں کو نگاہوں کی فصیلیں
اب فاصلۂ حدِّ ادب راز نہیں ہے
اب عرضِ سخن، تابِ نظر کچھ بھی نہیں ہے
وہ یاس کا عالم ہے، خبر کچھ بھی نہیں ہے
شہپر کو ابھی حسرتِ پرواز نہیں ہے
کچھ رنج نہ شکوہ ہے کوئی داد نہ فریاد

www.iqbalkalmati.blogspot.com

وہ شور کہ اب کوئی بھی آواز نہیں ہے
بے ساختہ انکار کی جُرأت بھی نہیں ہے

وہ منزلِ عرفاں ہے کہ حیرت بھی نہیں ہے
اب مرحلۂ نکہتِ گُل آئے نہ آئے

اب نکہتِ گُل نامۂ محبوب نہیں ہے
بے چین کِرن کلبۂ احزاں سے نہ جھجکے

یادوں کے لیے اب کوئی مہمیز نہ ہو گی
اب درد کی سوغات سنبھالی نہیں جاتی

آجائے ہَوا کا جو کوئی شوخ سا جھونکا
دستک میں کسی ناز کا انداز نہ ہو گا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اب دل کے دھڑکنے کی صدا تیز نہ ہوگی
فرقت میں ابھی رنگِ حنا تک نہیں جلتا
مژگاں پہ سرِ شام دیا تک نہیں جلتا
اب وحشتِ دل، شورشِ غم کچھ بھی نہیں ہے
اب حرمتِ جاں، دیدۂ نم کچھ بھی نہیں ہے
اب آئے تو آئے مرے خوابوں کا مسیحا!

۱۹۶۸ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

○

مطلوب زندگی کو ابھی امتحاں نہیں
اب تک متاعِ درد سے دل بدگماں نہیں

جو برگِ خشک تند ہواؤں کی زد پہ تھا
وہ آشنائے راز کہاں ہے کہاں نہیں

دیکھو تو ہر جبیں پہ ہے اک آشنا سی لَو
سوچو تو آس پاس کوئی راز داں نہیں

چہروں کا رنگ دیکھ، نگاہوں کی بات سُن
وہ بے زباں نہیں جو ترے ہم زباں نہیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہر لمحہ اک صدی سا گزارا ہے کرب نے
دل کو ندامتِ نفسِ رائیگاں نہیں

اک دوسرے کا حال، چلو ہم ہی پوچھ لیں
شب کا سفر طویل ہے، افسانہ خواں نہیں

دیوارِ شب وہی ہے، جمالِ سحر وہی
شیشے نہیں رہے ہیں کہ سنگِ گراں نہیں

گزرے ہزار قافلے جس راہ سے ادا
اُس راستے میں ایک بھی سنگِ نشاں نہیں

۱۹۶۸ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

○

پھول صحراؤں میں کھلتے ہوں گے
آ کے بچھڑے ہوئے ملتے ہوں گے

کتنی ویران گزرگاہوں سے
سلسلے خواب کے ملتے ہوں گے

آس ٹوٹے گی نہ جی سنبھلے گا
چاکِ دل بھی کہیں سلتے ہوں گے

صبح زنداں میں بھی ہوتی ہو گی
پھول مقتل میں بھی کھلتے ہوں گے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہم بھی خوشبو ہیں، صبا سے کہیو
ہم نفس روز نہ ملتے ہوں گے

اجنبی شہر میں اپنوں سے ادا
اتفاقاً بھی تو ملتے ہوں گے

۱۹۶۸ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

○

مزاج و مرتبۂ چشمِ نم کو پہچانے
جو تجھ کو دیکھ کے آئے وہ ہم کو پہچانے

ملا ہے درد ہمیں درد آشنا کی طرح
بھلا ہُوا کہ خلوصِ کرم کو پہچانے

ہزار کوس نگاہوں سے دل کی منزل تک
کوئی قریب سے دیکھے تو ہم کو پہچانے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

یہ خود فریب اجالے، یہ ہاتھ ہاتھ دیئے
دیئے بجھاؤ کہ انسان غم کو پہچانے

بہت دنوں تو ہواؤں کا ہم نے رُخ دیکھا
بڑے دنوں میں متاعِ قلم کو پہچانے

۱۹۶۸ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

آبلہ پا

دیدار کی ساعت نہ جدائی کی گھڑی ہے
الزام ہی الزام ہے دلداریٔ محمل
ہر موجۂ ریگِ گزراں آپ ہے ساحل
سنگِ سرِ راہے نہ غبارِ سرِ منزل
زنجیرِ بیاباں مرے پیروں میں پڑی ہے

۱۹۶۸ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دل ضدّی ہے

دل ضدّی ہے
اس کو کچھ نہ کہو
آئینوں سے چہرے مانگے
اور ناکام پھرے
چہروں میں آئینے ڈھونڈے
اور بدنام رہے
زخموں کی ٹیسیں سہتا ہے
کرچیں، کنکر، کانٹے چُن کر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

خوش رہتا ہے

رہ لینے دو

جانے کن لہروں بہتا ہے

جو کہتا ہے کہہ لینے دو!

اس کو کچھ نہ کہو!

۱۹۶۸ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

○

وہ اعتمادِ خوئے ستم بھی بہانہ ساز
یہ افتخارِ کرب و الم بھی بہانہ ساز

کچھ بُت بنا لیے ہیں چٹانیں تراش کر
دل بھی بہانہ ساز ہے، غم بھی بہانہ ساز

خود اپنے راستوں میں جلاتے رہے چراغ
عذرِ وفا و دیدۂ نم بھی بہانہ ساز

وہ بھی حصارِ ذات میں تنہا تھا آج تک
دلداریٔ نگاہِ کرم بھی بہانہ ساز

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کچھ دور ساتھ ساتھ تھے، اتنا تو یاد ہے
صحرائے غم میں نقشِ قدم بھی بہانہ ساز

سب سے بڑا فریب ہے خود زندگی ادا
اس حیلہ جُو کے ساتھ ہیں ہم بھی بہانہ ساز

۱۹۶۸ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

○

کہتے ہیں کہ اب ہم سے خطا کار بہت ہیں
اک رسمِ وفا تھی سو وفادار بہت ہیں

راہوں میں کوئی آبلہ پا اب نہیں ملتا
رستے میں مگر قافلہ سالار بہت ہیں

دیوار سے ڈھائے نہ گئے درد کے رشتے
اب بھی غمِ ہجراں کے طلبگار بہت ہیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کیوں اہلِ وفا! زحمتِ بیداد نگاہی
جینے کے لیے اور بھی آزار بہت ہیں

ہوتا ہے ادا آج بھی زخموں سے چراغاں
ارزاں ہے جو شے، اس کے خریدار بہت ہیں

۱۹۶۸ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کوئی آئینہ

تو کہ ہے شناورِ تشنہ لب
(جو وقار و حرمتِ داستان
وہی حرفِ مہمل و بے زباں)
تری تشنگی نہ مٹا سکا
کوئی جامِ جم، کوئی بادیہ
تو جمالِ دلبرِ روز و شب
تو شعاعِ حیرتِ اوّلیں
تو ضمیرِ ساعتِ واپسیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تو شمیمِ درد، دعائے دل
تو قبائے لالہ حنائے گل

بہ جمالِ جاں غمِ محترم
بہ زوالِ جاں رمِ دم بہ دم

ترے پاس کاسۂ چشم میں
کئی شب چراغ نہاں رہے

وہ تھے خاکِ راہ کا قرض بھی
وہ جو نقدِ جاں سے گراں رہے

یہ جو گونج سی ہے زماں مکاں
یہی تہہ بہ تہہ تری خامشی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تری روشنی تری تیرگی
تری تشنگی ترا راحلہ

تو وہ رہ نوردِ رہِ طلب
کبھی چاک چاک ہے پیرہن
کبھی داغ داغ ہے روح و تن
تو حریف بھی ہے، حبیب بھی
تو مسیح بھی ہے، صلیب بھی
کبھی چاکِ دل کو رفو کیا
کبھی نذرِ خونِ گلو کیا
بہ خروشِ جاں یمِ بے کراں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

یہ سکوتِ جاں لبِ نوحہ خواں
ہے سیاہیٔ دلِ اہرمن
ہے صداقتِ لبِ انبیا
جہاں قدسیوں کے جلے ہیں پر
وہیں ثبت ہے ترا نقشِ پا
تجھے کون آ کے بتائے گا
تجھے کون راہ دکھائے گا
کوئی آئینہ، کوئی آئینہ

۱۹۶۸ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سوادِ شب

لوگ کہتے ہیں کہ رونے سے سکوں ملتا ہے
آج کی رات ہے تاریک، مسافت بھی کڑی
جیسے سینے پہ کوئی برف کی سِل آن پڑی
اب نہ دیدار کا مژدہ، نہ جُدائی کی گھڑی
اک خلش سی ہے جسے نام کوئی دے نہ سکوں
نہ رفاقت، نہ مروّت، نہ محبّت، نہ جنوں
کچھ تو ہو گرمیٔ محفل کا بہانہ ساتھی
جی بہل جائے گا، زخموں کی نمائش ہی سہی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بارشِ سنگ سے ہر پیکرِ گل زخمی ہے
کہیں آدرش ہے گھائل کہیں دل زخمی ہے
سوچتی ہوں کہ کہوں بھی تو بھلا کس سے کہوں
اِن میں وہ سنگِ ملامت بھی تو شامل ہوں گے
جن کی زد پر سبھی اپنے ہیں، کوئی غیر نہیں
پھُول سے ہاتھ میں پتّھر کی خراشیں ہی گِنوں
درد چمکا ہے اندھیرے میں تو جی ٹھہرا ہے
لوگ کہتے ہیں کہ رونے سے سکوں ملتا ہے

میں وہ بے صبر کہ جینے کے بہانے ڈھونڈوں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ایک غنچہ نظر آئے تو بہاراں سمجھوں
مَیں تو آنسو کو بھی رہبر کہوں، منزل جانوں
اپنے بیگانے کی تمیز کہیں ہوتی ہے
پھُول جس شاخ پہ مہکے وہ حسیں ہوتی ہے
جس کسی لفظ میں پائی ہے صداقت کی مہک
مَیں نے اس لفظ کے قدموں پہ جبیں رکھ دی ہے
جس کسی آنکھ میں دیکھی ہے مروّت کی جھلک
مَیں نے اُس آنکھ کی حرمت کی قسم کھائی ہے
کسی ماتھے پہ دمکتی ہوئی شبنم سی کرن
اُجلا اُجلا سا کسی لہجے کا بے ساختہ پن

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کوئی نادان تمنّا، کوئی معصوم لگن
مجھ کو انساں کے تقدس کا دلاتے ہیں یقیں
زندگی دستِ طلبگار سے کچھ دُور نہیں
اب کے تقدیر انھیں ہاتھوں سے زنجیر کرو
جاں نگارو! کوئی چارہ کوئی تدبیر کرو
تیشۂ حرفِ شکایت سے کوئی رات کٹی
آج کی رات ہے تاریک، مسافت بھی کڑی

۱۹۶۸ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

○

جی نہ چاہا اُسے بھلانے کو
اک گھروندا رہا ہے ڈھانے کو

اک ستارہ مژہ پہ روشن ہے
اک دیا رہ گیا بجھانے کو

ہاتھ کانٹوں سے کر لیے زخمی
پھول بالوں میں اک سجانے کو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ریزہ ریزہ بکھر گیا انساں
گھر کی ویرانیاں جتانے کو

آنسوؤں کو ترس گئیں آنکھیں
لوگ ہنستے رہے دکھانے کو

سانس کی بات ہو کہ آس اداؔ
سب کھلونے تھے ٹوٹ جانے کو

۱۹۶۸ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

الفتح

ابھی کل کی بات ہے ہم نوا!
مرے پاس میری نگاہ تھی
جو وقار تھی، جو پناہ تھی
وہ نگاہ کشتِ فسونِ جاں
ترے درد سے مرے درد تک
وہی رنگ تھا، وہی روپ تھا
کبھی زخم زخم پہ نوحہ خواں
کبھی بس تجاہلِ عارفاں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جو کلی کلی کو نسیم تھی
جو رحیم تھی، جو کریم تھی
وہ سفیرِ جاں، وہ خبیرِ دل
ترا آئینہ، مرا آئینہ

وہ نگاہ تیری نگاہ تھی
وہ نگاہ میری نگاہ تھی

یہ مسافرانِ برہنہ پا
اسی اک نگاہ کی ہیں جھلک
وہیں ہیں لباسِ شعاع میں
جہاں راکھ اَٹی تھی پلک پلک

www.iqbalkalmati.blogspot.com

یہ مثیلِ ذرّہ ناتواں
جو زمیں کی کوکھ سے پھوٹ کر
بہ جمالِ غنم، بہ فسونِ جاں
بہ کرشمہ ہائے جنونِ جاں
بہ ہوائے رنج نمو رہا
ہے دراز درد کا سلسلہ

یہ مسافرانِ برہنہ پا
یہ بلاکشانِ خجستہ پا
یہی طالبانِ نگارِ صبح
یہی وارثانِ شرارِ صبح

www.iqbalkalmati.blogspot.com

پئے کوہسارِ افق بڑھے
لب جوئبارِ شفق چلے
چلے ہیں یہ کہ ہے روشن ابھی خیال کی لَو
اُسی نگاہ کی مشعل، اُسی جمال کی لَو
یہیں کہیں سرِ آفتاب کھوئی تھی
جہاں پہ ڈوب گئی ہے، وہیں سے اُبھرے گی
شفق سا رنگ گھُلا ہے بدن بدن کے لیے
گُلوں نے آج تلک چاکِ پیرہن نہ سیئے
لہو لہو ہیں جو چہرے تو رنگ زرد نہیں
دریدہ پیرہنوں کی جبیں پہ گرد نہیں

۱۹۶۸ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سفرنامہ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

صنم کدوں کی سرزمیں

(بنکاک)

صنم کدوں کی سرزمیں
صنم کدہ بنی ہوئی
سجی ہوئی
سنگھار روپ جیسے شاخِ گل سی دیوداسیاں
نشاطِ رنگ موج موج نغمہ گر فسانہ خواں
وہ روشنی کہ آنکھ اُٹھا کے دیکھنا محال ہے
وہ رہگزر کہ راہ میں بچھی ہوئی ہے کہکشاں
وہ رات جس پہ دن کا ہو گماں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

یہ رنگ و نور کا سماں
کہ جنّتِ جمال ہے
سکونِ دل قرارِ جاں
(سکونِ دل قرارِ جاں
مرے نصیب میں ابھی کہاں)
رچی ہوئی بہار کی قدم قدم پہ لَو
یہ خیرگی کا دشتِ بے کراں
کہ ہانپنے لگے نگاہِ راہرو
ہیں اجنبی دیار سے بھلا
کہوں تو کیا کہوں
نہ جانے میرے گھر ابھی
دیا جلا بھی یا نہیں جلا۔!

۱۹۶۸ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

رسمِ تعارف

(ٹوکیو)

اے بہاراں بہاراں نگر!
کہکشاں کہکشاں راہ میں

ہم بیاباں نورد آئے ہیں
تیرے سرشار جلووں کی درگاہ میں

ہم اندھیری رُتوں کے سفیرانِ درد آئے ہیں
رات کے درد سے تو بھی آگاہ ہے

تیرے ماتھے پہ بھی گرد ہی گرد تھی
تیری جھولی میں بھی راکھ ہی راکھ تھی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

آنچلوں کی دھنک بجھ گئی
عارضوں کی شفق بجھ گئی
تو نے جھیلیں کڑے وقت کی زہر افشانیاں
جنگ اور موت کی قہر سامانیاں
تیرا ہیروشیما
زخم سا زخم تھا
اے نگارِ حیات آشنا!
رات بھی کٹ گئی
گرد بھی چھٹ گئی
زخم بھی بھر گئے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہے جمالِ تمنّا ثبات آشنا
تیری کرنوں کا رقصِ صبا زندہ ہے
تیرے پھولوں کا رنگِ حنا زندہ ہے
تیری گلیوں میں، اے وادیٔ مہرباں
زندگی سے ہمارا تعارف ہُوا ــــ!

۱۹۶۸ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تضادِ رنگ

(واشنگٹن)

وہی نقیبِ صبحِ نو
کہ روئے آفتاب تیرگی کی اوٹ ہے
وداعِ شب کی ساعتیں
(وہ جن کا انتظار عمر بھر رہا)
وہی شفق کی آبجو
وہی سفینۂ صبا
وہی جمالِ رُوبرو
وہی سیاہ پیرہن کی سرخ و زرد گوٹ ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہزار کوس میرے ساتھ چل کے آئی ہیں

مری سحر کی سرخیاں

مری طویل رات کی سیاہیاں

بہار کی ہنسی وہی

خزاں کی بے بسی وہی

وہی طلب — کہ نازجُو

وہی حیا کی آرزو

وہی نگاہ کے فسوں کا رنگ ہے

وہ رنگ سرخ وار غواں

جو میرے خوں کا رنگ ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جو میری آنکھ، میرے دل سے پھوٹتا رہا
تری جبیں پہ فخر و انبساط و زندگی کی لَو
غرورِ شہ پری کی ضَو
تری سحر بھی گُلعذار و لالہ رَو
مری سحر بھی میرے عکسِ خواب سے لہولہو
شفق نہادِ رنگ ہے
اُفق سوادِ رنگ ہے
یہ اتّصالِ رنگ بھی مگر تضادِ رنگ ہے
تری سحر کے پاس میرے دن کی روشنی نہیں!

۱۹۶۸ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

زخمِ تماشا

(واشنگٹن)

نارسا دستِ تمنّا کی طرح
آشنا زخمِ تماشا کی طرح
سُرخ ہوتا ہے سحر کا آنچل
اجنبی منبر و محراب و دریچہ تاباں
ساعتِ طالعِ بیدار پہ نازاں نازاں
اپنے قد سے بھی ذرا اور بلند و بالا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سُورج اُبھرا تو جبینوں سے کرن بھی پھُوٹی
دُھوپ چمکی ہے تو آنگن میں اجالا اُمڈا
اور کچھ دُور ـــــ بہت دُور نہیں
شوخ رنگین اُجالوں کے قریں
کتنے گھر سے ہیں دُھوئیں کے بادل
ہم نے تو پھر بھی کھلونوں سے بہلنا چاہا
شہرِ گُل میں ہمیں خوشبوئے وفا یاد آئی
ارضِ کشمیر سے دتنام تلک
امن کے خواب سے نیپام تلک
ماند پڑتی ہُوئی چہروں کی جلا یاد آئی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دیس پر دیس کے زخموں کی حنا یاد آئی
دل کی کیا بات، سدا سے پاگل
سُرخ ہوتا ہے سحر کا آنچل!

(واشنگٹن) ۱۹۶۹ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دید کا لمحہ

(مسجد حضرت ایوب انصاری) استنبول

دید کا لمحہ مرے پاس اکیلا آیا
تو جہاندارِ نظارہ تھا مگر ساتھ نہ تھا
مَیں وہ باہوش کہ دیوار بنی جاتی تھی
خامشی عرصۂ پیکار بنی جاتی تھی
جانے اس وقت تجھے کس کی تمنّا ہو گی
چاندنی چھٹکی ہے، کس گھر کا اجالا ہو گی
تو نے اِس آن نہ جانے کسے دیکھا ہو گا
کون سا رنگ ترے ناز کو جچتا ہو گا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نازبردار تھی اُس وقت کہ مسحور تھی میں
تو مرے سامنے آیا تو بہت دور تھی میں
عکسِ خورشیدِ جگر تاب تھا مہ پارا تھا
میری پلکوں پہ دہکتا ہُوا انگارا تھا
یہ خرابہ ترے ہوتے ہوئے آباد نہ تھا
دید کا لمحہ مجھے یاد تھا، تُو یاد نہ تھا
اور پھر دل نے وہ بھولی ہُوئی آواز سُنی
بیعتِ درد کی کس ناز سے تجدید ہُوئی
وہ فسوں ساز، جنوں ریز، سکوں بار صدا
وہ جو ہر جذبۂ نامصلحت اندیش کے ساتھ
وقت کے دشتِ بلاخیز میں کھو جاتی ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اور دانائی کا بوسیدہ لبادہ اوڑھے
راہرو سنگِ نشاں ڈھونڈتا رہ جاتا ہے
وہ جو کھوئی تھی مری روح کے سنّاٹوں میں
آپ ہی آپ مرے دل میں اُترنے آئی
جانے یہ مَیں نے کہا، تُو نے کہا، کِس نے کہا
شُعلۂ رُخ کو کبھی آئینہ پردا نہ ہُوا
میں محبّت ہوں، محبّت میں کہاں اندیشے
تو صداقت ہے، صداقت کے ہزاروں چہرے

۱۹۶۹ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

١٩٦٩ء

|

١٩٧٠ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ابھی تو شب خوں نہیں ہُوا ہے

ابھی تو ردِّ صباحِ افسوں نہیں ہُوا ہے
ابھی تو شب خوں نہیں ہوا ہے
ابھی گلوں کی برہنگی کو
ردائے تمکیں نہیں ملی ہے
حصارِ زنداں میں نکہتِ گُل
ابھی مقیّد نہ ہو سکی ہے
ابھی نگہ بے زباں نہیں ہے
ابھی وفا بدگماں نہیں ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ابھی ترے موقلم کی جنبش
دلوں کو مرہم بنی ہوئی ہے
خود ابنِ مریم بنی ہوئی ہے
ابھی مغنی کے ہر نفس سے
چراغ جلتے ہیں انجمن میں
ہزار جلووں کی دھڑکنیں ہیں
ہمارے لفظوں کے پیرہن میں
یہ خود کلام دعجیب لمحے
جو سانس لیتے ہیں پھول بن میں
جنوں کی بے صبر چاندنی پر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

خرد کے سائے نہیں پڑ رہے ہیں
اچھوتے خوابوں کی اوڑھنی پر
لہو کے چھینٹے نہیں پڑ رہے ہیں
ابھی تو ارمان جاگتا ہے
ابھی ہے آئینہ مصحفِ رُخ
ہر ایک پیمان جاگتا ہے
متاعِ غم ہے ابھی سلامت
کریم و غفّار ہے محبّت
بڑی مقدّس ہے یہ امانت
ہمارے مہماں اِس ایک شب تو نجوم اور ماہتاب ہوں گے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

لہو میں رقصاں ہیں جو شرارے
وہ رشکِ صد آفتاب ہوں گے
اس ایک دن تو دلوں کی راہیں دلوں تلک استوار ہوں گی
یہ چند لمحے، یہ چند گھڑیاں
حیات سے مستعار ہوں گی
ہماری اپنی شمار ہوں گی

۱۹۷۰

www.iqbalkalmati.blogspot.com

○

گفتار میں بے ساختہ پن اب بھی وہی ہے
چُپ ہیں کہ تب و تابِ سخن اب بھی وہی ہے

لفظوں کے تراشیدہ صنم چپ تو نہیں ہیں
لہجے کی درخشندہ کرن اب بھی وہی ہے

اب بھی وہی میلے ہیں سرِ دشتِ تمنّا
حیران غزالوں کا وطن اب بھی وہی ہے

بدلے تو نہیں ہیں وہ دل و جاں کے قرینے
آنکھوں کی جلن دل کی چبھن اب بھی وہی ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کیا اب بھی دیئے نقشِ کفِ پا کے بجھیں گے
ہر سلسلۂ کوہ و دمن اب بھی وہی ہے

اوراقِ گُل و لالہ بہم اب بھی نہیں ہیں
اندازِ نہالانِ چمن اب بھی وہی ہے

اب کے بھی علاجِ دلِ خود دار نہ ہو گا
اے چارہ گرو! دردِ شکن اب بھی وہی ہے

طغیانِ اَنا ہو کہ سراسیمگیٔ جاں
یارب! ترا شہ پارۂ فن اب بھی وہی ہے

۱۹۶۹ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

○

یہ حکم ہے تری راہوں میں دوسرا نہ ملے
شمیمِ جاں! تجھے پیراہنِ صبا نہ ملے

بجھی ہوئی ہیں نگاہیں، غبار ہے کہ دھواں
وہ راستہ ہے کہ اپنا بھی نقشِ پا نہ ملے

جمالِ شب مرے خوابوں کی روشنی تک ہے
خدا نکردہ چراغوں کی لَو بڑھا نہ ملے

قدم قدم مری ویرانیوں کے رنگ محل
دلوں کو زخم کی سوغات خسروانہ ملے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تم اس دیار میں انساں کو ڈھونڈتی ہو جہاں
وفا ملے تو بہ احساسِ مجرمانہ ملے

گئے دنوں کے حوالے سے تم کو پہچانا
ہم آج خود سے ملے اور والہانہ ملے

کدھر سے سنگ چلا تھا اور آ کہاں پہنچا
جو ایک ٹھیس سے ٹوٹیں، انھیں بہانہ ملے

۱۹۶۹ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

○

اوروں سے داستانِ بہار و صبا کہیں
دل بھی تو ساتھ ساتھ ہے، اس دل سے کیا کہیں

جو شاخِ گُل ہے، آج بھی کاسہ بدست ہے
کِس دل سے ہم سیاستِ آب و ہوا کہیں

آنگن ہے لالہ رنگ شہیدوں کے خون سے
پت جھڑ میں شاخ شاخ کو دستِ دعا کہیں

اس دورِ بے وفا میں یقیں کس کو آئے گا
ہم تو لہو کے رنگ کو رنگِ حنا کہیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بدظن نہیں ہوتے ہیں جمالِ حیات سے
اب تک تری نگہ کو وفا آشنا کہیں

ہم ساتھ اپنی شام و سحر لے کے آئے تھے
شہرِ نگار و گل کی حکایات کیا کہیں

آنکھیں اداس اداس ہیں چہرہ بجھا بجھا
شامِ فراق ! پھر بھی تجھے مرحبا کہیں

۱۹۶۹ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

میری مجبورِ وفا

اور تو کیا تھا مرے پاس بھلا
نازِ تمنّا کے سوا
میرے خوابوں کے سحر رنگ کنول
میرا سرمایہ تھے
میری مجبورِ وفا!
آج وہ بھی سرِ مقتل پہنچے!

۱۹۷۰ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

لہو لہو راستے

آؤ صف بستہ بہ تکریم کھڑے ہو جاؤ
آؤ اُس غمزۂ غمّاز کا دیدار کرو
جس کو پُوجا ہے، اُسی بُت کا نظارا ہو گا
آج کے روز تو آنکھوں پہ نہ پردا ہو گا
اب کہاں ہے کہ متاعِ دل و جاں لے کے چلیں
ہاتھ خالی ہیں مگر جنسِ گراں لے کے چلیں
اپنا سرمایہ یہ داماں، یہ دریدہ آنچل
اس قدر سادہ نہیں، اتنا بھی کم مایہ نہیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہے یہ تاریخ کے بے باک اجالوں کا امیں
اس کے ہر تار میں خورشید ٹکے ہیں، دیکھو
اب بھی روشن ہیں وفاؤں کے مقدّس آنسو
میرے قاتل، ترے ہاتھوں سے ٹپکتا ہے لہو
اتنی ارزاں تو نہ تھی خونِ جگر کی سُرخی
تنگ داماں بھی نہیں میرا دریدہ پلّو
عہد در عہد مِلا دستِ حنائی کو خراج
نجد در نجد ہُوا خاک نصیبوں کا علاج
روز تصنیف ہوئے عرضِ وفا کے نسخے
عصر در عصر چلے نازِ بتاں کے چرچے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بے نوا ہیں کہ تجھے صوت و نوا بھی دی ہے
جس نے دل توڑ دیئے اس کو دعا بھی دی ہے
وہ جو طوفاں کو سفینہ کبھی ساحل سمجھے
یورشِ قطرۂ شبنم سے خفا کیا ہوں گے
ایک بار اور حسابِ دل و دلدار کرو
نقد جاں نذر ہُوئی، جنسِ یقیں لے کے چلو
حجلۂ ناز سے آتے ہیں بلاوے — اب کے
آخری بار چلو — آخری دیدار کرو

۱۹۷۰ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کس کس نے ساتھ چھوڑ دیا دھوپ چھاؤں میں
ذکرِ وفا نہیں ہے ہماری خطاؤں میں

موجِ ہوا بھی ریت کی دیوار بن گئی
ہم نے خدا تلاش کیا ناخداؤں میں

شاید ادھر سے قافلۂ رنگ و بُو گیا
خوشبو کی سسکیاں ہیں ابھی تک ہواؤں میں

اب کے صبا کی نرم مزاجی کو کیا ہُوا
بکھرے پڑے ہیں تازہ شگوفے ہواؤں میں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مقدور بھر جو راہ کا پتھر بنے رہے
وہ لوگ یاد آتے ہیں اکثر دعاؤں میں

ویرانیاں دلوں کی بھی کچھ کم نہ تھیں ادا
کیا ڈھونڈنے گئے ہیں مسافر خلاؤں میں

۱۹۷۰ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

گواہی

رفیقِ دشتِ تمنّا ! مسیحِ عرصۂ جاں
مرے حبیب! یہ دل تیرے ناز پر قرباں
مرے لہو سے تری پور پور ہے زخمی
سُلگ رہا تھا اِسی اِک دیئے سے میرا بدن
خدا نکردہ مری آنچ تجھ تک آ پہنچے

تو خود حریمِ محبّت، تو قبلہ گاہِ وفا
مجھے تو آتا ہے ہر رنگ زندگی کرنا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کبھی کو تو جو پشیماں ہُوا تو کیا ہو گا
مَیں بے نشاں بھی سہی، بے زباں بھی ہوں لیکن
میں حرفِ شوق بہ نامِ بیاض سادہ ہوں
مرے حبیب، مرے کج کلاہ، دیکھ تو لے
مَیں سر بکف تری چوکھٹ پہ ایستادہ ہوں
تری نگاہ نگاہوں سے کیوں نہیں ملتی
یہ خون فرض تھا مجھ پر، ادا کیا مَیں نے
یہ خون قرض تھا مجھ پر، چکا دیا مَیں نے

۱۹۷۰

www.iqbalkalmati.blogspot.com

○

نازِ وفا کا بُت بھی ہمیں توڑنا پڑا
لوگو! شکستِ دل سے بڑا سانحہ ہُوا

چاروں طرف تھی ریت، بہت تیز تھی ہوا
دل میں چھپا لیے ہیں تمہارے نقوشِ پا

خود پر بھی اجنبی کا شبہ ہو گیا ہمیں
اُس دوپہر نگر میں اندھیرا بلا کا تھا

یارب! مجھے بتا کہ مرے عہد کا مسیح
اپنی صلیب آپ کہاں تک اُٹھائے گا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

پوچھے گی کس سے اب کے صبا گھر کا راستہ
ہم نے تو اپنا نقشِ قدم تک مٹا دیا

اب کے بھی ہاتھ ہاتھ فروزاں رہے چراغ
اب کے بھی فصلِ گُل کو رہا انتظار سا

مَیں تھی فرازِ کوہ سے پاتال تک اُداس
سایا مرا گلی میں مجھے ڈھونڈتا رہا

۱۹۷۰ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۱۹۷۱ء

۱۹۷۳ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ناپشیماں

تمھاری جستجو مجھے
کہاں کہاں لیے پھری
مجھے وہ دن بھی یاد ہے
بچھڑتی ساعتوں نے سسکیاں بھریں
رفاقتیں صدائیں دیتی رہ گئیں
" یہ نکہتوں کے قافلے
پلٹ کے پھر نہ آئیں گے
یہ اک سحر طلوع پھر کبھی نہ ہو سکے گی سوچ لو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اس ایک دن اس ایک شب
تمھاری حکمرانیوں میں ارض و مہر و ماہ ہیں
ستارے گردِ راہ ہیں
نیا افق نظر کی انتہا ہے، ابتدا نہیں
یہ لالہ گوں شفق طلسمِ رنگ کے سوا نہیں
کہاں چلیں۔"
ہرے بھرے شجر کی مہرباں
اُداس چھاؤں دُور تک مجھے بتانے آئی تھی
کہ راہ میں فقط گھنے درخت ہی نہیں
بدلتے موسموں کی سختیاں بھی ہیں
دشتِ بے اماں بھی ہیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مرے نحیف بازوؤں کو چُوم کر
مرے قدم پہ شاخ شاخ جھک گئی تھی پیار سے
"۔ دہکتے ریگ زار میں
سراب بھی فرات بھی
فرات کے سبو میں تشنگی بھی ہے
لباسِ ذات میں ہے پُوری کائنات بھی
تو کائناتِ ذات کی شکست و برہمی بھی ہے
بکھر گئیں اگر تو کیا کرو گی تم
تمام کرچیاں نہ چُن سکو گی تم ۔"
کلی کلی کی چشمِ تر
اُمنڈتے آنسوؤں کو پونچھ کر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دعائیں دیتی رہ گئی

یہ جانے کیوں مجھے یہ اعتبار تھا

مکینِ دل! صباحِ جاں!

تمھیں بھی میرا انتظار تھا

طویل رہ کے پیچ و خم

مرے فگار جسمِ ناتواں سے شرمسار ہیں

مسافتوں کی گرد سے

مری جبیں کا رنگ اور بھی نکھر گیا

صعوبتوں کی دھوپ میں

مرے غرور کا جمال اور بھی سنور گیا

تمھارے سامنے کھڑی ہُوئی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مَیں داد خواہ بھی نہیں
کچھ اشتباہ بھی نہیں
تم آج بھی مرے ہر ایک خواب سے حسین ہو
کہ آج بھی مری نگاہِ شوق کا یقین ہو
تمھاری آرزو مجھے
جہانِ بے جہات میں
زماں زماں لیے پھری
مری طلب کا ناز آج تک شکست آشنا نہ تھا
وہ کونسا فسانہ تھا
جو میں نے مصحفِ نیاز میں لکھا نہ تھا
تم اس قدر خموش ہو کہ کیا کہوں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

وہ دلنوازیٔ فسوں
خدا نکردہ کس غبارِ مضمحل میں کھو گئی
تم آج میرے سامنے ہو میرے اپنے اجنبی!
نہ جانے آئینہ شکستہ ہے
کہ آج تھک گئی ہوں میں ــــ!؟

www.iqbalkalmati.blogspot.com

○

حدودِ ذات کے صحرا میں کیوں گنواؤ مجھے
تمہارا خواب ہوں، تم تو نہ بھول جاؤ مجھے

صبا کی راہ میں ٹوٹیں گلوں کی زنجیریں
نمازِ عشق ہوں، معبد میں کیوں سجاؤ مجھے

تمام عمر کا حاصل ہے، بے رخی ہی سہی
زہے نصیب! مقدّر کو سونپ جاؤ مجھے

تمہارا عہدِ وفا ہوں، تمہارا نازِ جنوں
تڑپ اُٹھو گے مرے زخم اگر دکھاؤ مجھے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

یہ تیرگی سرِ مقتل بڑی غنیمت ہے
خود اپنے دیدۂ غمّاز سے چھپاؤ مجھے

مَیں معجزہ ہوں وفاؤں کی بیکرانی کا
ابھی ہے وقت، ابھی اور آزماؤ مجھے

یہ کیسا جبر ہے، حدِّ نگاہ بھی تم ہو
نظر اُٹھا کے جو دیکھوں، نظر نہ آؤ مجھے

پلک پلک پہ تمنّا کا قرض باقی ہے
حصارِ شب میں ادا شوق سے جلاؤ مجھے

۱۹۷۱ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

○

نہ بام و دشت، نہ دریا، نہ کوہسار ملے
جنوں کی راہ بھی حالات سازگار ملے

لبوں پہ حرفِ شکایت بھی آ کے ٹوٹ گیا
وہ خود فگار تھے جو ہاتھ سنگبار ملے

اِدھر فصیلِ شبِ غم، اُدھر ہے شہرِ پناہ
صبا سے کہیو، وہی آ کے ایک بار ملے

یہ بے بسی تو مرے عہد کا مقدر تھی
دلوں کو داغِ تمنا بھی مستعار ملے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہتھیلیوں پہ چراغِ دعا سجائے ہوئے
ملے نگارِ بہاراں تو شرمسار ملے

کوئی تو راہِ تمنّا میں ہم سفر ہوتا
کوئی تو کوئے وفا میں خطا شعار ملے

محبّتوں سے تو پہلے ہی کیا توقع تھی
مروّتوں کے بھی دامان تار تار ملے

مَیں کیسے اپنے خدوخال آج پہچانوں
جو آئینہ ملے، آلودۂ غبار ملے

مری طلب کی یہ معراج ہے کہ عجزِ ادا
جدھر سے گزروں، وہی ایک رہگزار ملے

۱۹۷۱ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

شب چراغ آج کہاں سے لاؤں

شب چراغ آج کہاں سے لاؤں
کل اُجالے مری مژگاں پہ اتر آئے تھے
رات پُر ہول نہ تھی
قلب ویران نہ تھا
آئینوں نے غمِ جاناں کی شہادت دی تھی
آنکھ نے کوئے نگاراں کی بشارت دی تھی
شعلۂ خوں کے ایاغ آج کہاں سے لاؤں
شب چراغ آج کہاں سے لاؤں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اب یہ مژگاں ہیں کہ نیزے کی اَنی ہو جیسے
آسمانوں سے فقط خاک چھنی ہو جیسے
آئینے گرد ہوئے
دل ہے آپ اپنی صلیب
روزِ محشر بھی نہیں، زحمتِ غم بھی نہ رہی
فرصتِ غم بھی نہیں، رخصتِ غم بھی نہ رہی

۱۹۷۱ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کیوں۔؟

تم جو قاتل نہ مسیحا ٹھہرے
نہ علاجِ شبِ ہجراں، نہ غمِ چارہ گراں
نہ کوئی دشنۂ پنہاں
نہ کہیں خنجرِ سم آلودہ
نہ قریبِ رگِ جاں
تم تو اُس عہد کے انساں ہو، جسے
وادیٔ مرگ میں جینے کا ہنر آتا تھا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

مدّتوں پہلے بھی جب رختِ سفر باندھا تھا
ہاتھ جب دستِ دعا تھے اپنے
پاؤں زنجیر کے حلقوں سے کٹے جاتے تھے
لفظ تقصیر تھے
آواز پہ تعزیریں تھیں
تم نے معصوم جسارت کی تھی
اک تمنّا کی عبادت کی تھی
پا برہنہ تھے تمہارے
یہی بوسیدہ قبا تھی تن پر
اور یہی سرخ — لہو کے دھبّے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جنھیں تحریرِ گُل و لالہ کہا تھا تم نے
ہر نظارہ پے نظارگیٔ جاں تم کو
ہر گلی کوچۂ محبوب نظر آئی تھی
رات کو زلف سے تعبیر کیا تھا تم نے
تم بھلا کیوں رسن و دار تک آ پہنچے ہو
تم نہ منصور نہ عیسیٰ ٹھہرے —!؟

۱۹۷۱

www.iqbalkalmati.blogspot.com

○

آرزو صبا جیسی، پیرہن گلوں سا تھا
زندگی امانت تھی، درد خود مسیحا تھا

ہم اگر نہ آ جاتے، ساکھ ختم ہو جاتی
آئینہ جہاں بھی تھا، ریزہ ریزہ بکھرا تھا

دل کہاں دھڑکتا ہے پتھروں کے سینے میں
مڑ کے دیکھنے والو، کس کی سمت دیکھا تھا

تم بھی توڑ جاؤ گے ناتواں سہاروں کو
ہم بھی بھول جائیں گے، دل نے کب یہ سوچا تھا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

آندھیوں میں بکھرا ہے اب ورق ورق جس کا
حرف حرف اس دل پر وہ صحیفہ اترا تھا

بس کہیں فصیلوں کے کچھ نشان باقی ہیں
شہر کس طرح اُجڑا، آگ تھی کہ دریا تھا

جادۂ تمنّا سے دار کی بلندی تک
جانے والے جا پہنچے، فاصلہ ہی کتنا تھا

ہم نے سونپ دی جس کو کائناتِ جاں اپنی
وہ خدا نہ تھا لیکن کس قدر اکیلا تھا

۱۹۷۱ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کوئی پیماں نہیں

آج دامن کشاں کوئی پیماں نہیں
زخمِ جاں سے بھی گھر میں چراغاں نہیں
شہرِ دل کے لیے کوئی فرماں نہیں
آج ہر مہرباں ہاتھ ہے خوں چکاں
اب کوئی دشنۂ بے اماں
آستینوں میں پنہاں نہیں
رشتۂ درد فرسودہ زنجیر تھی
آج زنجیر توڑی گئی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

پیار کے گیت ہونٹوں پہ ہیں منجمد
آج احساس کی رسمِ دیرینہ چھوڑی گئی
آج حسن و صداقت کو کیا ہو گیا
آج نازِ محبّت کو کیا ہو گیا
عارضِ گُل کا رنگِ حنا کیا ہُوا
صرصرِ غم! غرورِ صبا کیا ہُوا
میرے ریحان و سرو و سمن کیا ہُوئے
وہ جمال و وقارِ چمن کیا ہوئے
آج کھیتوں میں نفرت کی فصلیں اُگیں
میرے اپنے درختوں کی شاخیں صلیبیں بنیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

میرے بچّوں کو کیسی امانت ملی
خوں میں لتھڑا ہُوا یہ سیہ پیرہن
میری نسلوں کو میری وراثت ملی
میری مٹی کی خوشبو کہاں کھو گئی
میری آنکھوں کے دیپک بجھے کس طرح
میرے آنسو لُٹے ہیں فغاں کھو گئی
آج تابِ مدارات مژگاں نہیں !

۱۹۷۱ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تُو جانتا ہے

مجھے منظور تھی راحت نہ سکونِ ابدی
مَیں گنہ گار مجھے سوزِ نہاں کافی تھا
میری وارستگیٔ جاں کو
جہانِ گزراں کافی تھا
عشرتِ درد کو سمجھا تھا خزینہ اپنا
مَیں نے سونپا تھا محبّت کو سفینہ اپنا
تو نے دیکھا مرے ماتھے پہ لہو کا قشقہ
میری آزردہ ہتھیلی میں لہو کی مہندی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

میری مجبور نگاہوں میں لہو کا نوحہ
مری چاہت بھی مرے خوابِ کرم بھی گھائل
حد تو یہ ہے مرے غم بھی گھائل
پسِ زنداں مرے سرو و ریحاں
لالہ و گُل مرے زنجیر بکف دیکھے ہیں
جانے کس ہاتھ نے، تو جانتا ہے
میرے آنگن کے اُجالوں میں لہو گھول دیا
اور مَیں زندہ ہوں
زندگی کے کہیں مجھ سے بھی ہدف دیکھے ہیں؟

۱۹۷۲ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

آج کی رات کتنی تنہا ہے

آج کی رات کتنی تنہا ہے
ہم بھی تنہا ہیں، دل بھی تنہا ہے
قطرہ قطرہ بجھی ہے آنکھوں میں
درد کی آنچ روشنی کی طرح
منجمد تیرگی ہے چار طرف
آج کس در سے مانگنے جائیں
زخمِ احساس، زندگی کی طرح
غم ہی ہوتا تو غم گسار آتے
ہجر کی رات ہم گزار آتے

۱۹۷۲ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

○

دلوں کی راکھ، غبارِ جبیں کی بات کرو
جہاں لُٹے ہیں، اسی سرزمیں کی بات کرو

ہمارے بعد وفاؤں کے دل پہ کیا گزری
محبّتوں کے دمِ آخریں کی بات کرو

شفق سے ڈوبتی کرنوں نے کیا کہا ہو گا
جراحتِ نگہِ واپسیں کی بات کرو

رفیقِ دشتِ تمنّا ابھی خموش نہ ہو
جنوں کا ذکر جنوں آفریں کی بات کرو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کوئی سبیل، کوئی چارہ جی ٹھہرنے کو
جنھوں نے توڑ دیا دل انھیں کی بات کرو

مرے لہو سے کہیں تو کھلے گُل و لالہ
بہ یادِ ہم نفساں آستیں کی بات کرو

صنم کدوں نے نئے بت سجا لیے ہونگے
تم آج اپنی متاعِ جبیں کی بات کرو

مژہ کو قرضِ تمنا ابھی چکانا ہے
کھنڈر کے سائے میں شہرِ حسیں کی بات کرو

صلیبِ شاخ سے سائے کی آرزو تھی آدا
کمالِ سادگیٔ رہ نشیں کی بات کرو

۱۹۷۲ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کفارہ

دل
جو تم نے توڑ دیا ہے
ابیلے خوابوں کا کفارہ ہے!

۱۹۷۲ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

۱۹۷۳ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اے شہرِ عزیزاں

اے صبحِ وطن! تیرے اجالوں کی تمنّا
کل بھی میرے رستے ہوئے زخموں کی حنا تھی
کل بھی مری رہبر تھی ترے نام کی خوشبو
اور آج بھی دی ہے تری حرمت پہ گواہی

اے صحنِ چمن! تیری بہاروں کی لگن میں
کس دشتِ بلا خیز سے گزرے ترے رہرو
تشریحِ جنوں کرتے رہے پاؤں کے چھالے
اوراقِ گل و لالہ کی مدھم نہ پڑی لَو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اے صبحِ تمنّا تری راتوں کے مسافر
خونابۂ مژگاں کے سہارے بھی چلے ہیں
کوندی ہیں کبھی درد کی کرنیں سرِ مقتل
پروانوں کی صورت کبھی چپ چاپ جلے ہیں

پہنچے ترے پندار کی چاہت میں کہاں تک
رسوا بھی سرِ کوچہ و بازار ہوئے ہیں
دنیا نے سنے حلقۂ زنجیر کے نوحے
تنہائی زنداں کے خریدار ہوئے ہیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دیکھے مرے گھائل، مرے حیران غزالاں
صد چاک ہیں دل آج بھی ویران نہیں ہیں
آزردہ و درماندہ و پابندِ سلاسل
پابندِ سلاسل ہیں، پشیمان نہیں ہیں

اے شہرِ عزیزاں! ترے ناموس کی خاطر
ہم جاں سے بھی گزرے تو کوئی بات نہیں ہے
ابھرے گا اندھیروں سے ترا نیّرِ تاباں
اس رات کے بعد اور کوئی رات نہیں ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اے منزلِ ارماں ترے سورج کی ضیا سے
دمکیں ترے قریے، ترے کوچے تری گلیاں
روشن تری عظمت کے سراغ اور زیادہ
اکرام بداماں ترے لمحے تری صدیاں

۱۹۷۳ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

○

وہی ناصبورئ آرزو، وہی نقشِ پا، وہی جادہ ہے
کوئی سنگِ رہ کو خبر کرو، اُسی آستاں کا ارادہ ہے

وہی اشکِ خوں کے گلاب ہیں، وہی خارِ خار ہے پیرہن
نہ کرم کی آس بجھی ابھی، نہ ستم کی دھوپ زیادہ ہے

ابھی روشنی کی لکیر سی سرِ رہگزار ہے جاں بلب
کسی دل کی آس مٹی نہیں، کہیں اک دریچہ کشادہ ہے

تنِ زخم زخم کو چھوڑ دے، مرے چارہ گر، مرے مہرباں
دلِ داغ داغ کا حوصلہ تری مرحمت سے زیادہ ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جو نظر بچا کے گزر گئے تو نہ آسکو گے پلٹ کے تم
بڑی محترم ہے یہ بے بسی کہ خلوصِ جاں کا لبادہ ہے

یہی زندگی ہے بُری بھلی، یہ کشیدہ سر، یہ برہنہ پا
نہ غبارِ راہ سے مضمحل، نہ سکونِ جاں کا اعادہ ہے

مرا افتخارِ وفا تلک مجھے راس آ نہ سکا ادا
ترا نام جس پہ لکھا رہا، وہ کتاب آج بھی سادہ ہے

۱۹۷۳ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

○

دل پر جمال زخم کا احساں کوئی تو ہے
کچھ بھی سہی، بہارِ بداماں کوئی تو ہے

اک پھول ہے، وہ زینتِ گیسو سہی، مگر
اس انجمن میں چاک گریباں کوئی تو ہے

رونے کا حوصلہ تو کسی آنکھ کو ہُوا
لوگو! وداعِ درد پہ حیراں کوئی تو ہے

کانوں میں گونجتی ہے بڑی آشنا صدا
ویران بستیوں میں غزلخواں کوئی تو ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اب تو اداسیاں بھی نہیں دل کے آس پاس
ہم سانگر میں بے سر و ساماں کوئی تو ہے

جو شاخِ گُل صلیب ہے، دستِ دعا بھی تھی
بے چارگیٔ حسنِ پریشاں کوئی تو ہے

اک آستاں ملا تھا، اُسی آستاں کی خیر
ہے روشنی سی شامِ غریباں کوئی تو ہے

مدّت کے بعد سکر ہے، پلکیں تو نم ہُوئیں
تحفہ برائے نذرِ عزیزاں کوئی تو ہے

اکثر مناز دل بھی ادا بے سجود تھی
اس کنجِ عافیت میں بیاباں کوئی تو ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہم نے بھلا کس سے کہا!

ہم نے بھلا کس سے کہا!
کرتے رہے ہم عُمر بھر
کس رہگزر کی جستجو
یہ آنکھوں سے کیوں اوجھل ہُوا
منسوب جس کے نام تھی
ہر روشنی، ہر آرزو
سفّاک تھی موجِ بلا
مرگِ تمنّا عام تھی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

چپ چاپ ہم کس کے لیے
تھامے رہے جلتے دیئے

دیکھو کہ پھر صیقل ہوئے
شہرِ وفا کے آئنے
آتی رُتوں کی آہٹیں
بیتے دنوں کے نقشِ پا
دیکھو کہ وہ آرامِ جاں
ہم پر ہوا پھر مہرباں
ہم نے بھلا کس سے کہا!

۱۹۷۳ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

○

دلوں کی عرضِ تمنّا کو اور کیا کہنا
کبھی کرن، کبھی شبنم، کبھی دعا کہنا

ہزار دشت اس اِک مختصر سی راہ میں ہیں
شمیمِ جاں کو نہ بھولے سے مرحبا کہنا

چلا گیا ہے جو آکر، ہوا کا جھونکا تھا
کبھی سموم اسے کہنا، کبھی صبا کہنا

چلے جہاں سے مسافر وہ گھر کا آنگن تھا
جہاں پہ تھک کے گریں، اُس کو نقشِ پا کہنا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جو زندگی بھی نہیں شرحِ زندگی بھی نہیں
اُسی کو آج بھی کہنا جو آسرا کہنا

نہ جانے کتنے چراغوں کا خوں ہُوا ہو گا
نہیں ہے سہل کسی دل کو بے وفا کہنا

یہ میرے عہد کی، یا خود مری کہانی تھی
جو دسترس سے ہو باہر اُسے خدا کہنا

ہمارے نازِ طلب کا بھی ذکر تو ہو گا
کھنڈر کی اوٹ میں بجھتا ہُوا دیا کہنا

بھنور سے پوچھو آ آ اب کے ساحلوں کا پتہ
نہ راس آیا سفینے کو ناخدا کہنا

۱۹۷۳ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

○

گلوں کو چھُو کے شمیمِ دعا نہیں آئی
کھلا ہُوا تھا دریچہ، صبا نہیں آئی

ہوائے دشت! ابھی تو جنوں کا موسم تھا
کہاں تھے ہم، تری آوازِ پا نہیں آئی

ابھی صحیفۂ جاں پر رقم بھی کیا ہوگا
ابھی تو یاد بھی بے ساختہ نہیں آئی

ہم اتنی دور کہاں تھے کہ پھر پلٹ نہ سکیں
سوادِ شہر سے کوئی صدا نہیں آئی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

سنا ہے دل بھی نگر تھا، رسا بسا بھی تھا
جلا تو آنچ بھی، اہلِ وفا نہیں آئی

نہ جانے قافلے گزرے کہ ہے قیام ابھی
ابھی چراغ بجھانے ہوا نہیں آئی

بس ایک بار منایا تھا جشنِ محرومی
پھر اُس کے بعد کوئی ابتلا نہیں آئی

ہتھیلیوں کے گلابوں سے خون رستا رہا
مگر وہ شوخیِ رنگِ حنا نہیں آئی

غیورِ دل سے نہ مانگی گئی مراد آداؔ
برسنے آپ ہی کالی گھٹا نہیں آئی

۱۹۷۳ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

○

جو مہرباں الفاظ تھے کس نے سنے، کس نے کہے
یوں منتظر تیرے لیے، اے نامہ بر، ہم بھی رہے

تلووں کے چھالے کیا کہیں کیوں فاصلے بڑھتے رہے
دشتِ وفا کے مرحلے کس آس پر جی نے سہے

راتوں کے سائے رِس گئے پلکوں کی بھیگی چھاؤں میں
اُجلی رُتوں کی چاہ میں آنکھوں کنول جلتے رہے

بے نام سی اک آرزو، بے تاب سی اِک تشنگی
اپنی کہانی زندگی کس سے کہے، کیسے کہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

○

اندھیرا اتنا بڑھا، کہکشاں اتر آئی
بہل گئی مرے گھر کی اُداس تنہائی

دکھوں کے زرد و سیہ آنسوؤں میں بھیگی رُت
ہمارے پاس چلی آئی، جب بھی گھبرائی

یہ برگِ گُل سی تمنّا، یہ ریگ زار سی دُھوپ
یہ خوش خرام کھلے سر کہاں چلی آئی

وہ رہگزر تھی وفا کی کہ زندگی کا سفر
درخت کا کہیں سایا نہ دھوپ کجلائی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اَن جانے گگن کا نام نہ لو

کسی خواب گگن کا نام نہ لو
اَن جانے گگن کا نام نہ لو
تم جی کی لگی کو کیا سمجھے
یہاں دھیان وچار بھی روگ بنے
اور جیون بھر کا سوگ بنے
یہ دھرتی اپنی دھرتی ہے
یہاں بیلا چمپا جوہی ہے
تم پھول چنو، خوش کام رہو
بے آس جیو، بے نام رہو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہم گیانی دھیانی تم سے کہیں
پٹ من نگری کے بند رہیں

یہ من جو بھولا بھالا ہے
ظالم بھیدوں کی دُنیا ہے
اَن بُوجھا ہے اَن جانا ہے

یہاں کون تمھارے سنگ چلے
یہاں کچّی کونپل پاؤں تلے
اس نگری جھاڑ ببول ملیں
برچھی کی اَنی پر پھُول کھلیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

یہاں راگ جلے، یہاں رنگ جلے
کہیں روپ جلے، کہیں انگ جلے
جب آنکھ جلے تو ساکھ جلے
جہاں آگ بجھے وہاں راکھ جلے

اس راکھ کے ڈھیر ملے جیون
پھر روپ نگر درپن درپن
پھر نین کنول درشن درشن
من پنچھی اپنا آپ گگن

۱۹۷۳ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تم نے ایسا کیوں سوچا تھا

تم نے ایسا کیوں سوچا تھا
خوابوں کی مالا ٹوٹی تو
خالی ہاتھوں لاج آئے گی
گونگی ہو جائیں کی آنکھیں
گیت سے خوشبو کترائے گی
رنگت پھیکی پڑ جائے گی

خوابوں کی مالا ٹوٹی تو
تم نے ایسا کیوں سوچا تھا

آرزوؤں کے راج دو محلے
بن جائیں گے ریت گھروندے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

آنگن ریت کا ساگر ہو گا
چاند کی کشتی کیوں اترے گی
شبنم جلووں کو ترسے گی
چاہت دیپک راگ نہ ہو گی
آنسو تک میں آگ نہ ہو گی
آئینہ ویران رہے گا
روپ نگر حیران رہے گا

خوابوں کی مالا ٹوٹی تو
تم نے ایسا کیوں سوچا تھا
تم تو میرے پاس ہو اب تک
موتی میری جھولی میں ہیں

۱۹۷۳ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

○

لَو دے اُٹھے جو اشک تو حُسنِ بیاں کہوں
مَیں تو بصد خلوص تمھیں مہرباں کہوں

دل بھی اُداس اُداس ہے، غم بھی بجھا بجھا
آیا نہیں جو گھر میں، اُسے میہماں کہوں

عرضِ وفا کو لوحِ مقدّر بھی مان لوں
قتلِ اَنا کو حادثۂ ناگہاں کہوں

اُمڈی ہُوئی گھٹا کو برسنا ضرور تھا
کیوں انتہائے درد کو جی کا زیاں کہوں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

انسان تو مراد بھی پتھر سے مانگ لے
مَیں سنگِ رہگزار کو سنگِ نشاں کہوں

دل بامُراد ہو کے بھی کچھ شادماں نہ تھا
آزارِ جاں کسے، کسے آرامِ جاں کہوں

کچھ آنچ، کچھ چمک سی ادا ہر نفس میں ہے
اب ہر نفس کو زندگیٔ جاوداں کہوں

۱۹۷۳ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اندازِ نقشِ پا

یہی تھا احوالِ دل فگاراں
یہی مداراتِ درد ہجراں
وہ جب نئی منزلوں چلی تھی
شگفتہ حیرانیاں — کرن سی
قدم قدم اس کی ہم سفر تھیں
دھنک سے آنچل میں پھول بھی تھے
ہٹیلی راہوں ببول بھی تھے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہزار جلوے تھے جسم و جاں کے
ہزار آئینے روبرو تھے
کہ دھڑکنیں اُس کی راہبر تھیں

وہی ہے سرشاریٔ تمنّا
وہی ہے اندازِ رہ نوردا ں
نہ خاک برسر، نہ چاک داماں
وہی ہے کوئے نگارِ حیرت
حدودِ شہرِ فسوں سلامت
جنوں کی حدِّ کرم نہیں ہے

۱۹۷۳ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دوسرا قدم

یہ شوخ لال اوڑھنی
جو ماں کی چھاؤں میں
گلاب سے اُلجھ گئی

نگہ سے پھوٹتی کرن
لبوں پہ کھیلتی ہنسی
یہ میرے گھر کی چاندنی
مری سحر کی روشنی

جمالِ شہرِ آبرو
غرورِ حرفِ آرزو

www.iqbalkalmati.blogspot.com

یہ پارۂ جگر مرا
فسانۂ دگر مرا

ہے مستجاب ہر دعا
مری نظر، مری نوا

ہر ایک خواب دلربا
امر ہُوا، امر ہُوا

چراغ ہاتھ ہاتھ ہے
تسلسلِ حیات ہے

وہ بامراد ہو گئے
جو مر کے بھی نہ مٹ سکے

۱۹۶۸ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

رخصت

اے میہماں، آہستہ جا
کچھ دیر تجھ کو دیکھ لوں، کچھ دور تیرا ساتھ دوں
جانا تو ہے تجھ کو مگر آرامِ جاں، آہستہ جا
اے میہماں، آہستہ جا
دل پر ہیں قدموں کے نشاں، مثلِ صبا آہستہ چل
آنکھیں بچھی ہیں راہ میں، دامن کشاں، آہستہ جا
اے میہماں، آہستہ جا!

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جھلکے گا مکھڑا پھول سا، گونجیں گی آوازیں تری
دوری کا اندیشہ نہیں، خوابِ رواں آہستہ جا
اے میہماں آہستہ جا!

کرنوں کو یادوں کی طرح راہ سفر آسان ہے
تو مہرِ تابانِ حیاتِ مہرباں، آہستہ جا
اے میہماں، آہستہ جا!

یہ گھر ترا، آنگن ترا، اے نکہتِ آرا ستہ
اب منتظر تیری نمودِ گلستاں، آہستہ جا!
اے میہماں، آہستہ جا!

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اک بار مڑ کر دیکھ لے، آنکھوں میں آنسو تو نہیں
تو منزلوں کی آرزو ہے بے گماں، آہستہ جا

اے میہماں، آہستہ جا!

ہمراہ تیرے، رحمتِ ربِّ کریم و مہرباں
تجھ پر بہارِ زندگی ہو گُل فشاں، آہستہ جا

اے میہماں، آہستہ جا

۱۹۷۳ء

(اپنی بیٹی صبیحہ کے نام)

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کہتے ہیں...

کہتے ہیں اب کے بھی فصلِ گُل آئی تھی
نکہت و رنگ نے چھاؤنی چھائی تھی
بے کراں تھا ہر اک لمحۂ مختصر
کامراں تھا نگہہ سے نگہہ تک سفر
اب کے بھی لوحِ جاں پر ہوئی تھیں رقم
حسن و تقدیس کی جاوداں آیتیں
اب کے بھی عام تھی سلسبیل کرم
زندگی کے محبت کے سب نامہ بر

www.iqbalkalmati.blogspot.com

پے بہ پے آئے تھے، صف بہ صف آئے تھے
وہ مزاجِ تمنّا کے رمز آشنا
ماہ و خورشید انجم بکف آئے تھے
ایک مَیں تھی کہ محرومِ نظارہ تھی
میری مجبور آنکھوں کو یہ حکم تھا
تو جہاں بھی رہے، جب یہ نظریں اٹھیں
تیرا چہرہ ہو حدِّ نگاہِ وفا
نکہتوں کا صحیفہ نہیں پڑھ سکی
فرض تھی ناز برداریٔ رنگ و بو
فصلِ گُل مجھ سے مایوس واپس گئی!

۱۹۷۳ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

○

آنکھوں میں روپ صبح کی پہلی کرن سا ہے
احوال جی کا، زلفِ شکن در شکن سا ہے

کچھ یادگار اپنی مگر چھوڑ کر گئیں
جاتی رُتوں کا حال دلوں کی لگن سا ہے

آنکھیں برس گئیں تو نکھار اور آ گیا
یادوں کا رنگ بھی تو گُل و یاسمن سا ہے

کس موڑ پر ہیں آج ہم اے رہگزارِ ناز
اب درد کا مزاج کسی ہم سخن سا ہے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہے اب بھی رنگ رنگ تمنّا کا پیرہن
خوابوں کے ساتھ اب بھی وہی حسنِ ظن سا ہے

کن منزلوں لُٹے ہیں محبت کے قافلے
انساں زمیں پہ آج غریب الوطن سا ہے

وہ جس کا ساتھ چھوڑ چکا نازِ آگہی
اب بھی تلاشِ رہ میں وہی راہزن سا ہے

شاخوں کا رنگ روپ خزاں لے گئی مگر
انداز آج بھی وہی اربابِ فن سا ہے

خوشبو کے تھامنے کو بڑھائے ہیں ہاتھ آدا
دامانِ آرزو بھی صبا پیرہن سا ہے

۱۹۷۲ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

دیوار

وہ روپ تو پلکوں اوٹ رہا
جس روپ کے ہم دیوانے تھے
تم سپنا بھی، تم چاہت بھی
پر تم کو کہاں پہچانے تھے

جس نگری دیپ سنگھاسن تھا
ان رستوں پہرا ناگوں تھا

جو جیون بھر ہلکان ہُوئیں
بیرن بھی وہی دو نیناں تھیں
میں آپ اپنی دیوار بنی
مَیں نیناں آگے ہار گئی

۱۹۷۳ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

○

اندھیرا اتنا بڑھا، کہکشاں اتر آئی
بہل گئی مرے گھر کی اُداس تنہائی

دکھوں کے زرد و سیہ آنسوؤں میں بھیگی رُت
ہمارے پاس چلی آئی، جب بھی گھبرائی

یہ برگِ گُل سی تمنّا، یہ ریگ زار سی دُھوپ
یہ خوش خرام کھلے سر کہاں چلی آئی

وہ رہگزر تھی وفا کی کہ زندگی کا سفر
درخت کا کہیں سایا نہ دھوپ کجلائی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

نہ کوئی زخم ہی نکھرا نہ درد ہی چمکا
سنا ہے اب کے برس بھی چلی تھی پُروائی

ہمیں سے ناز اٹھائے گئے اندھیروں کے
ہمیں نے زلفِ شبِ بے قرار سُلجھائی

ہم اپنے گھر کی گلی سے قدم بڑھا نہ سکے
ہم اور بامِ حرم سے آدا شناسائی!

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بلاوا

(ممتاز شیریں کی یاد میں)

وہ جو چپ چاپ بھری بزم میں اُٹھ کر چل دیں
یوں دبے پاؤں کہ جیسے کہیں آئیں نہ گئیں
بے نیازی تھی کہ خودداریٔ فن تھی لوگو!
شب کی مہماں کوئی گم گشتہ کرن تھی لوگو!
زہر کا جام بھلا راس کسے آیا ہے
درد کا زہر تمھارا رگ میں لہو کے بدلے
ناتواں دل کے مگر پھر بھی وہی تیور تھے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اور وہ سوچ میں ڈوبی ہوئی حیراں آنکھیں
نہ ہراساں، نہ پریشاں، نہ پشیماں آنکھیں
وہی آسودہ و مانوس تبسّم لب پر
زہر کا ناز اُٹھایا تو کئی غم پہلے
اتنی تنہائی کہ تنہائی بھی لَو دینے لگے
خامشی ایسی کہ ہنگامۂ محشر جیسے
یاد کے دھندلے دریچوں میں کہیں صف آرا
عہدِ ماضی کے حسیں خواب، تمنّا کے سراغ
دُور افق پار فروزاں کسی فردا کے چراغ

www.iqbalkalmati.blogspot.com

درد کی شب کو اجالوں کے سندیسے بٹتے
چند روز اور امیدوں کے سہارے کٹتے
زندگی کو کئی راہوں سے گزرتے دیکھا
فکرِ انساں کی صداقت کو نہ مرتے دیکھا
موت پہلے بھی تو اُن جیسوں کا مقسوم نہ تھی
جانے کس دیس پہنچنے کی ہوئی تھی جلدی
جانے کس بزم سے آیا تھا بلاوا اب کے!

۱۹۷۳ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

○

خود اپنی ذات سے ہیں شناسائیاں تو ہیں
صحرا میں ہم سفر مری تنہائیاں تو ہیں

پتّھر بھی برگِ گُل ہیں کہ اپنی گلی کے ہیں
آخر بقدرِ ظرف پذیرائیاں تو ہیں

گُل پیرہن ہے آج بھی اندازِ نقشِ پا
یعنی دلوں کی حوصلہ افزائیاں تو ہیں

جھُوٹی تسلّیوں کو ترستا رہا ہے جی
کاغذ کے برگ و گُل میں بھی رعنائیاں تو ہیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اب بھی یہ نام، شکرِ خدا برگزیدہ ہے
لوگو! نگر نگر ابھی رسوائیاں تو ہیں

اب کے بھی فصلِ گُل کی لہو رنگ تھی فضا
مَیں خود جہاں نہیں، مری پرچھائیاں تو ہیں

تم ڈھونڈنے چلی ہو خلوصِ نوا ادا
شہروں میں گونجتی ہوئی شہنائیاں تو ہیں

۱۹۷۳ء

www.iqbalkalmati.blogspot.com

○

نگاہ اوٹ رہوں، کاسۂ خبر میں رہوں
میں بجھتے بجھتے بھی پیراہنِ شرر میں رہوں

مَیں خود ہی روزِ تمنّا، مَیں آپ شامِ فراق
عجب نہیں جو اکیلی بھرے نگر میں رہوں

سلگ اُٹھی تو اندھیروں کا رکھ لیا ہے بھرم
جو روشنی ہوں تو کیوں چشمِ نوحہ گر میں رہوں

تمام عمر سفر میں گزار دوں اپنی
تمام عمر تمنّائے رہگزر میں رہوں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

لکھا گیا مجھے آوازِ خامشی کی طرح
خود اپنا عکس بنوں، سایۂ ہنر میں رہوں

وہ تشنگی تھی کہ شبنم کو ہونٹ ترسے ہیں
وہ آب ہوں کہ مقید گہر گہر میں رہوں

ادا میں نکہتِ گل بھی نہ تھی، صبا بھی نہ تھی
کہ میہماں سی رہوں اور اپنے گھر میں رہوں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

○

اپنا صحرا بھی ساتھ ہی لائی
میری زنجیرِ آبلہ پائی

کس نے برتا ہے رنگِ لالہ و گل
یہ قبا کس بدن کو راس آئی

اتنا تنہا بھی دل نہ تھا پہلے
چاند نکلا تو رات کجلائی

کیوں تمنّا کرن کرن بھٹکے
اب تو لَو دے اٹھی ہے تنہائی

زندگی! ہم تو شرمسار رہے
تو بھی کچھ یاد کر کے پچھتائی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جاگتی آنکھ خواب کیوں دیکھے
اب رہو عمر بھر تماشائی

جتنے چہرے ہیں میرے چہرے ہیں
آئینے آئینے سے آنچ آئی

دل ابھی تک وفا پہ مرتے ہیں
دشت در دشت بزم آرائی

ساتھ آواز تک نہیں ہے ادا
یا خدا! میں کہاں چلی آئی

www.iqbalkalmati.blogspot.com

غزالاں تم تو واقف ہو...

محبّت پا بجولاں تھی
وفا صحرا گزیدہ
زندگی پیمانِ گم گشتہ
تمنّا مہر برلب حرفِ خاموشی تھی کیسہ
نہ جانے کون بسمل تھا
نہ جانے کون قاتل تھا
یہاں تو رہزن و رہبر یہی دل تھا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

جو مونس تھی
تو بس سفّاک تنہائی

یہی دل تھا یہ ضدّی اَن کہا اَن جان سا رشتہ
رگ گل کا رگِ جاں تک
بگولوں کی ردا اوڑھے ہُوئے
اِک دیدۂ بے خواب سے سروِ چراغاں تک
انھیں بے آس ہاتھوں کی
دعائے برگزیدہ سے جمالِ روئے تاباں تک
لہو کے رنگ سے
گلرنگ صحرا تھا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

بدن لَو دے اُٹھا تھا
زخم نقشِ پا اُجالا تھا
شبِ ہجراں کی ویرانی کا قرض آخر چکانا تھا
کبھی تو آنے والے کو انھیں رستوں سے آنا تھا

www.iqbalkalmati.blogspot.com

www.iqbalkalmati.blogspot.com